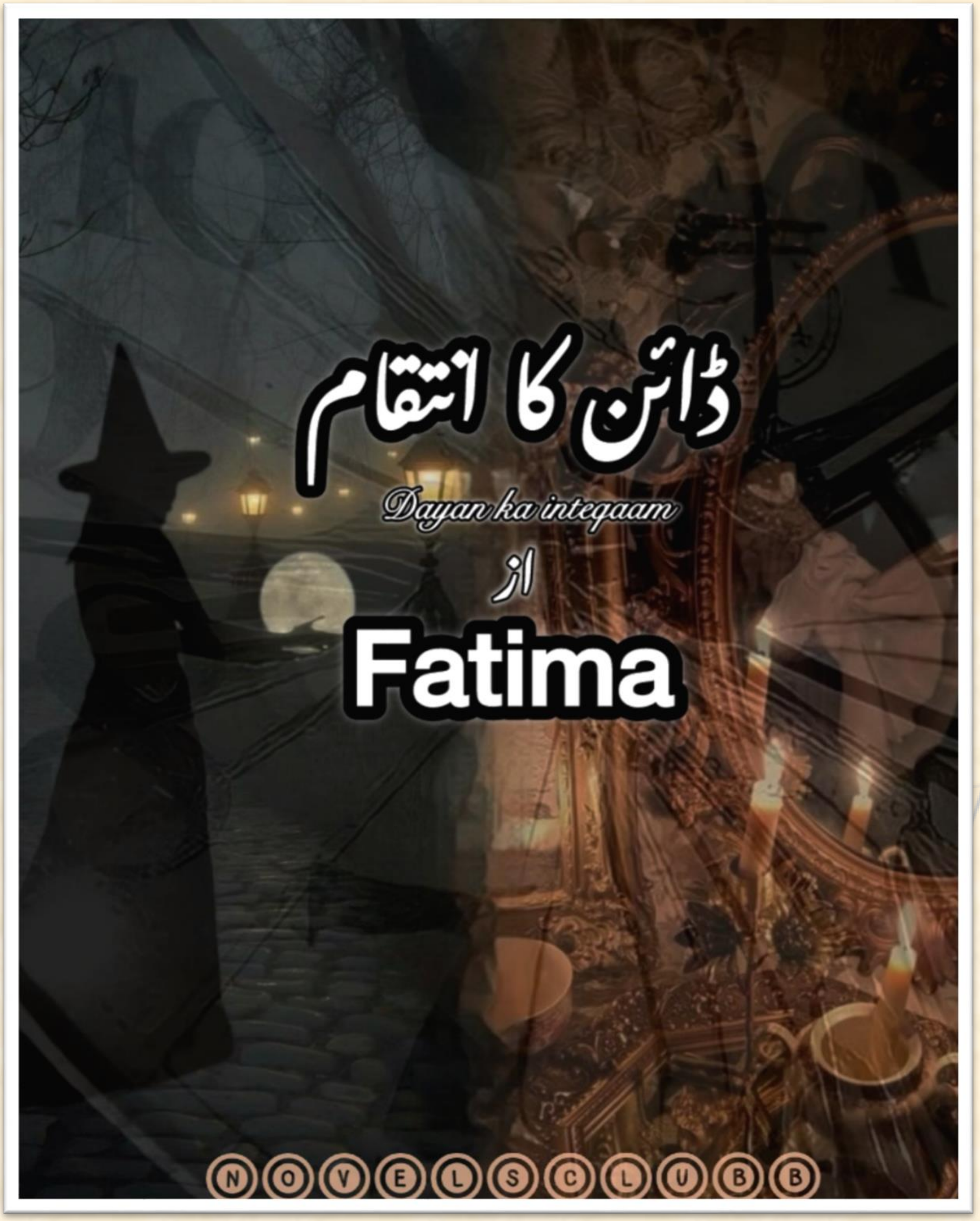
ڈائن کا انتقام
Dayan ka inteqaam
از
Fatima
NOVELSCLUBB

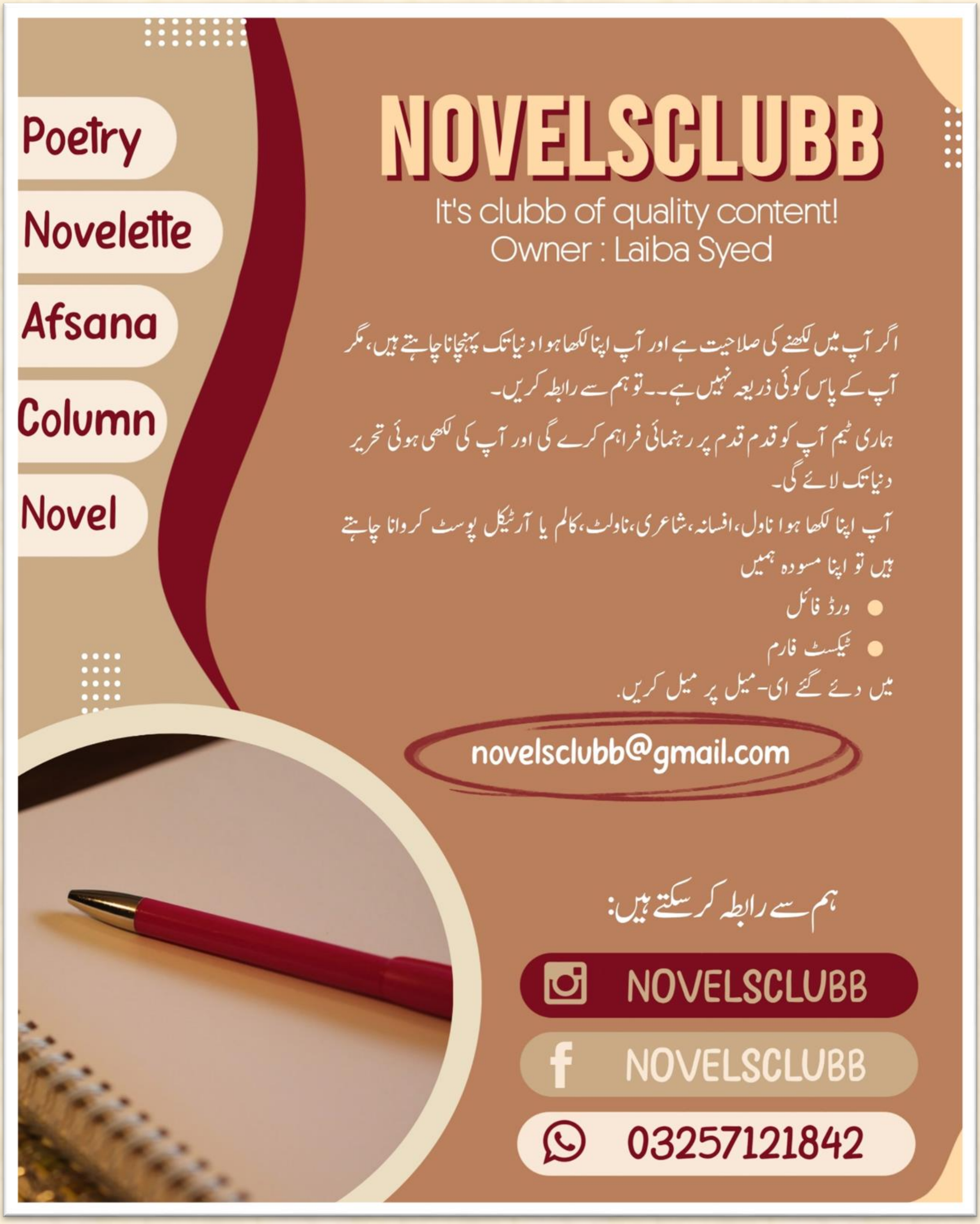

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

ڈائن کا انتقام

از قلم

فاطمہ

ناول "ڈائن کا انتقام" کے تمام جملہ حق لکھاری "فاطمہ" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی
صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو
گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال
کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جا سکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی
حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

قسط: 1

از_قلم_فاطمہ

رات کی تاریکی ہر چیز کو ڈھانپ چکی تھی جنگل میں خاموشی کا راج تھا سوائے جھنگروں کی آوازیں چاروں طرف گونج رہی تھی چاند آسمان پر پورے آب وتاب سے چمک رہا ہے لیکن اس کی روشنی زمین پر نہیں پڑ رہی خاص کر اس جنگل والے حصہ میں لوگ کہتے ہیں وہ جنگل منحوس ہے وہاں ایک ڈائن رہتی ہے جو کالا جادو کر کے لوگوں کی زندگی, ان کاروبار, ان کے فصلیں, سب برباد کر رہی تھی اس جنگل کے ایک پرانے پیڑ کے نیچے جھونپڑی تھی اس جھونپڑی کے باہر ایک مٹی کا دائرہ بنا ہوتا جس کے بیچوں بیچ کالی موم بتیاں جل رہی تھی دائرے کے کنارے پر پر سرار علامتیں کھدی ہوئی تھی جیسے کسی قدیم زبان میں جادوئی الفاظ لکھے ہو

جھونپڑی کے اندر ایک عورت بھیٹی ہوئی تھی اس کے بال الجھے ہوئے گھٹنوں تک لمبے تھے

اس کی آنکھیں خون کی طرح سرخ تھی اس کا چہرہ جھریوں سے بھرا ہوتا اس کے ارد گرد

بہت ساری جڑی بوٹیاں, کھوپڑیاں, اور بہت سارے عجیب طرح کے پھتر رکھے ہوئے تھے

اس عورت نے موم بتی کے شعلے کی طرف دیکھا اور پھر عجیب زبان میں کچھ بولنا شروع کیا

"زولامارا, نکتش۔۔۔۔!روحالبتورن "!

یہ الفاظ جیسے ہی اس عورت منہ سے نکلے. موم بتی کا شعلہ نیلا ہو گیا

اس عورت نے پاس ہی رکھے صندوق سے ایک پرانی گڑیا نکالی وہ گڑیا ایک خاص شخص کی

نمائندگی کرتی تھی جس پر وہ جادو کر رہی تھی اس گڑیا کی پیٹ پر پہلے سے ہی ایک لوہے کی

باریک سوئی چبھی ہوئی تھی اس کی ارد گرد لال رنگ کا دھاگا بندھا ہو تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تم نے میرے ساتھ بغاوت کی مجھے اس گاؤں سے نکالنا چاہتے ہو؟ اب دیکھو میں کیا کرتی ہو میں تمہیں اس دنیا سے نکال دوں گی"!

یہ بولتے ساتھ ہی ایک اور سوئی چھبو دی

"ہاہاہاہا"

ساتھ وہ عورت بھیانک انداز میں ہنسنے لگی

ناول کلب
Clubb of Quality Content

دوسری طرف گاؤں کی اندر ہل چل محسوس ہوئی جیسے ہی اس ڈائن نے گڑیا کے اندر سوئی چھبوئی اسی وقت گاؤں کے ایک گھر میں ایک شخص نیند سے بڑبڑا کر اٹھ بھیٹا اس دل بے تحاشہ ڈھڑک رہا تھا وہ پیسنے سے شرابو تھا ایسا لگ رہا تھا وہ میلوں دور سے بھاگ کر آیا ہو اچانک اس جسم درد محسوس ہونے لگا درد اتنا تھا کی وہ برداشت نہیں کر سکا وہ چیخنے لگا

"میری مدد کرو مجھے کچھ ہو رہا ہے " !

اس شخص بیوی اور بچے گھبرا کر اس کے پاس پہنچے لیکن کوئی سمجھ نہیں پایا اچانک اسے کیا ہوا ہے کی تبھی اس شخص کے منہ سے اوبکائی نکلی، خون کی اوبکائی ساتھ ہی اس نے ایک آخری ہچکی لی اور اس کی آنکھیں بند ہو گی ہمیشہ کے لیے گہری نیند سو چکا تھا

دوسری طرف جنگل میں ڈائن کا قہقہ گونجا "ہاہاہا " !

"ابھی تو یہ آغاز ہے, اب دیکھنا تم لوگ کس طرح کی موت مرتے ہو تمہاری پوری نسلیں تباہ و برباد کردوں گی ہاہاہاہا" !

"یہ لوگ مجھے نکالنے چلے تھے, مایا ڈائن کو " !

ہونہہ ساتھ ہی پاس میں رکھا ہوا خون کے گلاس کو ایک گھونٹ میں پی گئ جیسے کی وہ خون نہیں کوئی مزیدار مشروب ہو

ڈائن نے پھر سے اسی صندوق میں جھانکہ وہاں پر بہت ساری گڑیا اور تعویذ لٹکی ہوئی تھی وہاں کی ہر ایک گڑیا گاؤں والوں کی نمائندگی کر رہی تھی وہاں کا ہر ایک تعویذ کسی کی موت اور کسی کا بربادی کا پیشہ خیمہ تھا اس جھوپڑی کی کمرے ایک دیوار پر ایک خون سے بنائی گئ ایک تصویر لٹکی ہوئی تھی جس ایک پورے خاندان کو جلا ہوا دیکھائی گیا تھا وہ تصویر کو دیکھ کر وہ مسکرائی شیطانی اندز میں اور بولی

"میں نے کہا تھا مجھے دشمنی مہنگی پڑی گئ، اب دیکھو، اب تم اس دنیا میں نہیں رہے ! "

اگلے دن اس شخص کی موت کی خبر گاؤں میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئ تھی گاؤں میں چاروں طرف خوف کا ماحول چھا گیا تھا سب گاؤں کے بڑے پنچایت کا اجتماع بلایا ہوا تھا پنچایت اجتماع جمع ہوا تو ایک آدمی بولا

"میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں یہ ڈائن کا کیا دھرا ہے" !

امجد کی بات سن کر سب نے سر ہلایا کیونکہ سب کو پتا تھا ایسا کام صرف ڈائن ہی کر سکتی ہے

"تو پھر کیا کریں؟ جب سے ڈائن کو گاؤں سے نکل جانے کی دھمکی دی ہے, تب سے ہمارے ساتھ کچھ نہ کچھ ہو رہا ہے ہمارے گاؤں کے لوگ مر رہے ہے, اور ہماری فصلیں برباد ہو رہیں, ہمارے بچے غائب ہو رہیں, ہم سب ہاتھ پر ہاتھ دھرے بھیٹے ہیں"

Clubb of Quality Content

پنچایت کی ایک سرپنچ جس کا نام رحمت علی تھا انہوں نے کہا

"تو پھر کیا کریں؟ کیسے اس ڈائن کا ماریں؟ یہ بہت طاقتور ہے، کیا تم نے اس کی طاقت نہیں دیکھی؟ "

گاؤں کے دوسرے سرپنچ نے کہا

"کوئی بھی چیز طاقتور نہیں ہوتی اس کی کوئی نہ کوئی کمزوری ہوتی ہی ہوتی ہے" -

"تو پھر کیا ہے اس کی کمزوری؟"

"میں نے ایک روحانی بابا کو بلایا شام تک گاؤں میں پہنچ جائیں گے " -

"جب وہ ائیں گے پھر سوچا جائے گا کیا کرنا ہے "

اور اسی کے ساتھ پنچایت اجتماع ختم ہو گیا سب لوگ اپنے اپنے گھروں کی طرف روانہ ہو گئے تھے ۔ان لوگوں کو جو بھی کرنا ہو گا روحانی بابا کے آنے کے بعد ہی کرنا ہو گا ۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

شام کے ساتھ بجے گئے تھے گاؤں میں خاموشی کا راج تھا سنٹا، گہرا سنٹا ۔اس گہرا سنٹا میں روحانی بابا گاؤں کا جائزہ لینے میں مصروف تھے ۔انہوں نے اس جنگل کی اندر کا بھی جائزہ لے لیا ۔کچھ دیر تک وہی کھڑے اس جنگل اور جھوپڑی کو دیکھتے رہے، پھر سر پنچ کے گھر آگئے ۔

"کیا بات ہے بابا اس ڈائن کا کچھ ہو سکتا ہے؟"

رحمت علی کی بات سن کر روحانی بابا کچھ دیر تک خاموش ہو گئے

"کیا بات ہے بابا؟ آپ کی یہ خاموشی ہمیں ڈرا رہی ہے" !

"بیٹا معملا بہت گھمبیر ہے -! وہ ڈائن بہت طاقتور, ہم اسے جلا کر قید کر سکتے ہیں، مگر مار نہیں کر سکتے"_

"یہ اچھی بات ہے بابا, اسے مار نہیں سکتے تو قید تو کر سکتے ہیں نا؟ "

"ہاں پر " !

"پر؟ پر کیا بابا؟"

"اس ڈائن کو جلا کر ہمیں اسی گاؤں میں اسے قید کرنا ہوگا" —

"مطلب بابا؟"

"مطلب تم سب لوگوں کو اس گاؤں کو خالی کرنا ہوگا—یہ ڈائن مرنے کی بعد بھی تم لوگوں کو چین سے رہنے نہیں دے گی"—

"پر بابا, یہ ہم کیسے اس گاؤں کو چھوڑ کر جا سکتے ہیں؟ ہمارے دادا پردادا سب یہی رہا کرتے تھے یہاں پر ہمارے مکان, زمینے, ہیں ہم کیسے چھوڑ کر جا سکتے ہیں؟ "

"زندگی میں کچھ پانا ہے تو اس کو پانے کے لیے قربانی دینی ہو گی تم سب لوگ ڈائن کا انت دیکھنا چاہتے ہو اس گاؤں کو چھوڑنا ہی ہو گا"!

روحانی بابا کی بات سن سب سوچنے پڑ گئے

"ٹھیک ہے بابا, جیسا آپ کہیں, اگر ہمارے اس گاؤں کو چھوڑنے ہمارے زندگی میں سکون آئے گا تو ہم یہ قربانی دے دیں گے" ۔

رحمت علی نے کہا سب اثبات میں سر ہلانے لگے

"تو بتائے بابا، ہم کب اس ڈائن اس کی انجام تک پہنچنے والے ہیں؟"

"آنے والی جمعرات کی رات کو- کیوں کی صرف اماوس کی رات کو ہی ہم ڈائن کو مار سکتے ہیں اس سے قید کر سکتے ہیں " -

"پر بابا, میں نے سنا ہے اماوس والی رات شیطانی طاقتیں بہت زیادہ طاقتور ہوتی ہیں "-

"جو جتنا طاقتور ہوتا ہے-اس کی کمزوری اتنی ہی ہوتی بیٹا "-

"وہ کیسے بابا؟ "

"طاقتور شخص کو یہ گمان ہوتا ہے اسے کوئی ہارا نہیں سکتا, مگر وہ بھول جاتا ہے وہ بھی ایک مخلوق ہے, انسانی مخلوق-اللہ کی بنائی ہوئی ہر ایک جاندار کو موت مزہ چکنا ہی ہوتا ہے " —

"ٹھیک ہے بابا, اماوس کی رات آنے میں پانچ دن باقی ہم گاؤں کی ساری عورتوں اور بچوں کو اس گاؤں سے دور بھیج دیتے ہیں" -

رحمت علی نے کہا سب گاؤں والوں نے اثبات میں سر ہلایا

چاندنی رات گہرے بادلوں کے پیچھے چھپ رہی تھی، پورا جنگل سناٹے میں ڈوبا ہوا تھا- درختوں کے پتوں کی سرسراہٹ میں ایک عجیب خوفناک نوحہ محسوس ہو رہا تھا—جنگل کی بیچوں بیچ ایک ویران کھنڈر تھا وہاں پر ایک خونی رسم اہتمام گیا تھا.جی ہاں خونی رسم-انسانوں بھینٹ جو ڈائن صدیوں سے دیتی آئی ہے اپنی طاقتیں بڑانے کے لیے وہاں ایک پتھریلا چبوترہ تھا جو زمانے کی گردش میں خستہ حال مگر پرانے خون کی دھبوں سے سجا ہوا تھا،اس چبوتر کے گرد موم بتیاں کی مدھم لرزتی ہوئی روشنی بھو تیہ سائے بنا رہی تھی

چبوتر کے عین درمیاں ایک لڑکا بندھا ہوا تھا دیکھنے سے اس کی عمر لگ بھگ 14/15 سال ہو گی،اس کے ہاتھ اور پاؤں موٹے رسی جکڑے گ ئے تھے-اس بچے کے چہرے پر خوف کے آثار واضح تھے آنکھوں میں نمی تھی اور ہونٹ کپکا رہے تھے,اس کے ارد گرد مختلف اشکال اور قدیم علامات کھنچی ہوئی تھی گویا شیطانی جادو کے ل ئے کسی خونی عمل کی تیاری ہو -

چند قدم کی فاصلے پر مایا ڈائن کھڑی تھی جس کا سراپا, ہبیت ناک کا مجسمہ تھا اس بال بھکرے ہوئے کالے بادل کے مانند تھے آنکھیں دہکتے ہوئے انگارے, اور اس کے ہاتھ ایک چمکتی ہوئی چھری تھی جس پر کوئی سیاہ مائع ٹپک رہا تھا- اس لباس پر خون کے دھبے واضح تھے اور اس لبوں پر ایک خبیث مسکراہٹ کھیل رہی تھی -

مایا ڈائن نے اپنی لرزتی ہوئی بھیانک آواز میں کچھ عجیب و غریب الفاظ ادا کیے جو کسی قدیم زمانے کے منتر معلوم ہو رہے تھے جیسے ہی وہ الفاظ گونجے, زمین کے نیچے سے ایک گونج ابھرنے لگی موم بتیوں کے لوئیں بلند ہوئیں اور ہوا میں ایک عجیب سی بو پھیل گئ

"آج کی بھینٹ سے مجھے میری طاقت لوٹا دو "!

ڈائن نے اپنی آواز کو مزید بھیانک بناتے ہوئے کہا- مایا نے اس لڑکے کے پاس جا کر اپنے نوکیلے ناخون اس کے ماتھے پھیرے اس لڑکے کی چیخیں اندھیرے تحلیل ہو گئیں, مایا نے چھری

والا ہاتھ ہوا میں بلند کیا بجلی کی رفتار سے چھری والا ہاتھ اس لڑکے دل میں گھونپ دیا ساتھ ہی اس لڑکے کی دل دہلا دینی والی آواز گونجی اس لڑکے کے چیخ کے ساتھ ہی زمین ہلنے لگی, بادل گرجنے, لگے اور چبوتر کے نیچے سے سرخ روشنی پھوٹنے۔لگی مایانے اپنے ہاتھ اوپر کئے اس کے آنکھیں مکمل سفید ہوگی اور اس نے ایک زوردار ایک قہقہ لگایا

"بھینٹ قبول ہوئی میری بھینٹ قبول ہوئی "

اس کی آواز پورے جنگل میں گونجی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چند لمحوں کے بعد ہر طرف خاموشی چھا گئ، لڑکے کی لاش بے جان ہو کر پتھریلے چبوترے پڑی تھی-مایانے مسکراکراس لاش کو دیکھا,اور مسکراتے ہوئے اس لاش کی قریب آئی-کچھ ہی منٹ میں اس بچے کا دل اس کے ہاتھ میں تھاوہ مسکراتے ہوئے دل کو لے کر وہاں سے غائب ہو گئ تھی ۔

ڈائن کی بھینٹ دینے, کی خبر گاؤں والوں کو پتا چل گئ تھی—ان لوگوں میں پھر سے ڈائن کو لے کر نفرت اور غصہ بڑھ گیا تھا -

"اس ڈائن نے پھر سے بھینٹ دی, اس کا ڈر خوف کب تک ہمارے دلوں سے نکلے گا؟ کب تک ہم اپنے بچوں اس طرح کھوتے رہے گ ئے؟ "

"آج شام...." روحانی بابا جو کسی وظیفے میں مشغول تھے، آچانک آپنے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا

"آج شام, کی رات اماوس کی رات ہے، اور آج رات اس ڈائن کی آخری دن ہو گا"!

بابانے کہاسب نے اثبات میں سر ہلا یا

آخری کا روہ رات آگئی تھی جو سب کو بے صبری سے انتظار تھا۔اماوس کی کالی رات تھی, آسمان سیاہ بادلوں میں ڈوبا ہوتا تھا, چاند کا نام ونشان تک نہیں تھا۔پورا گاؤں تاریکی میں چھپا ہوا تھا, سوائے میدان کی بیچ جلتی ہوئی مشعلوں کی روشنی کے فضاؤں میں ایک عجیب سی ٹھنڈک اور سناٹا تھا —

گاؤں کے بیچوں بیچ ایک وسیع میدان میں لکڑیوں ایک بڑا ڈھیر چتا کی صورت میں تیار تھا۔ اس کے وسط میں مایا ڈائن کو بند کرر کھا گیا تھا۔اس لمبے بال اس کے چہرے پر بکھرے ہوئے تھے آنکھیں تاریکی میں چمک رہی تھی, اس کا چہرہ سیاہ سپاٹ تھا لیکن اس کی پر سرار آنکھوں میں چمک تھی, جیسے وہ جانتی ہو کہ اس کہ جلنے بعد بھی کچھ ختم نہیں ہو گا

گاؤں کے سارے لوگ میدان میں کے گرد دائرہ بنائے کھڑے تھے, مردوں کی ہاتھوں مشعلیں تھے جو ہوا کے جھونکوں سے لرز رہی تھی -

تبھی وہاں پر ایک آمی نے کہا

"اس ڈائن کو ختم کرو اس نے ہمیں بہت پریشان کر رکھا ہے, ہمارے زندگی تباہ کر رکھی ہے !"

ایک آدمی نے کہا ,

"ہاں ہاں ! ختم کرو اس کو ! یہ ہمارے بچے کی بھینٹ چڑاتی ہے !" دوسری آدمی نے کہا

"ہاں ہاں ! جلادو اسے ! یہ ہمارے فصلیں برباد کر رہی ہے !" تیسرے آدمی نے کہا

"ہاں ہاں ! ختم کرو اسے, جلادو اسے !" سب نے ایک ساتھ ہی نعرہ لگانے لگے

"آج کی رات اماوس کی رات ہے, شیطانی طاقتیں جتنا بھی طاقتور ہوتی, اتنی ہی کمزور بھی ہوتی ہے آج اس ڈائن کی ختم ہوتے, اس گاؤں کی ساری پریشانیاں بھی ختم ہو جائی گی"!

روحانی بابا کہا

سب گاؤں والے نے بلند آواز میں اس تائید کی, پھر ایک شخص نے کانپتے ہاتھوں سے آگ کی پہلی معشل لکڑیوں کی ڈھیر پر پھینکی- چتا کے نیچے خشک لکڑیاں ایک جھٹک سے بھڑک اٹھی اور شعلے دھیرے دھیرے اوپر کی طرف بڑھنے لگے- آگ کی لال روشنی ڈائن کے چہرے پر پڑی تو اس ہونٹوں پر ہلکی مسکراہٹ ابھری اس کی نظر گاؤں والوں پر تھی جیسے وہ ان سب کو آپنے آنکھوں میں قید کر رہی ہو -

"ہاہاہا! تم سب کو لگتا ہے مجھے جلا کر تم مجھ سے پھیچھے چھڑا رہے ہو, یاد رکھو میں تم لوگوں کا پھیچھے نہیں چھوڑنے والی"!

اس کی زوار دار آواز پورے گاؤں میں گونجی, رہی تھی گویا زمین کے نیچے سے ابھر رہی ہو -

آگ کی لپٹیں اس کے قدموں کو چھو رہی تھیں، رسیاں جلنے لگی, دھواں چاروں طرف پھیلنے لگا, ڈائن کی چیخیں گونجی, ایسا لگا رہا تھا وہ انسان کی چیخ نہیں بلکی کسی غیر انسانی مخلوق کی چیخ ہو— اس سے ساتھ جنگل میں الو اور بھیڑیوں کی آوازیں بلند ہونے لگی -ایسا لگ رہا تھا قدرت بھی اس کی موت سے خوفزدہ ہے-

گاؤں کے لوگوں نے خوفزدہ ہو کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے— لیکن آگ میں جلتی ہوئی چتا کے شعلے بلند ہونے لگے -کچھ لمحوں بعد وہاں پر بس آگ کا شور, تھا اور دھواں, تھا اور ایک بھیانک سنٹا

"اب چلو! جلدی سے گاؤں سے باہر نکلو! اس گاؤں کو بھی آگ لگا دو! جلدی کرو" !

روحانی بابا نے کہا—تو سب ایک ایک کر کے گاؤں کے سبھی گھروں کو آگ لگانے میں لگ گے۔ کچھ ہی دیر بعد, وہ سب گاؤں کے باہر کھڑے ہو کر گاؤں کو جلتے ہوئے دیکھ رہے تھے کچھ لوگوں کی آنکھوں میں غم اور نمی تھی, تو کچھ کے آنکھوں میں خوشی تھی کیوں کی آخری کار ان لوگوں کو ڈائن سے چھٹکارا مل ہی گیا تھا—سب لوگ اس جلتے ہوئے گاؤں کو دیکھ رہے تھے, یا یک ایک بھیانک ہنسی چاروں طرف گونجی ۔

"ہاہاہاہاہا! کیا لگتا ہے تم لوگوں کو مجھ سے چھٹکارا حاصل کر لیا ہے تم لوگوں نے؟ نہیں کبھی بھی نہیں! مجھ سے چھٹکارا حاصل کرنا اتنا آسان نہیں ہے! میں واپس آوں گی, ! ضرور آوں گی! میں اپنا انتقام لوں گی! ڈائن انتقام لے گیٔ! ہاہاہا "!

اس کی آواز پورے گاؤں میں گونجی ۔

پھر فضاؤں میں چاروں طرف خاموشی چھاگیٔ, قبرستان جیسی خاموشی, روحانی بابا آگے بڑھ ایک لال دھاگا گاؤں کی گیٹ پر بندھے لگے

"یہ ایک طرح کا حفاظتی کاؤنچ ہے, جب تک یہ کاؤنچ اس گیٹ پر بندھا رہے, گا ڈائن صرف اسی "سحر آباد" گاؤں کی اندر بندھی رہے گی" —

روحانی بابا نے کہا سب اثبات میں سر ہلایا اور شکر ادا کرتے ہوئے گاؤں سے دور جانے لگے اپنی اپنی نئی زندگی جینے کے لیے -

حال :

"واہ! کیا کہانی سنائی ہے تم نے!" عمران نے تالیاں بجاتے ہوئے کہا —

"یہ کوئی کہانی نہیں عمران, حقیقت کا واقعہ ہے میری دادی نے مجھے بتایا تھا ان کے گاؤں کے پاس والا گاؤں میں اسی واقعہ حقیقت میں ہوا تھا- تبھی وہاں کے لوگوں اس گاؤں کو راتوں رات چھوڑ کر چلے گ ئے تھے "-

"دیکھو یار, نور, یہ ڈائن وین اصل میں کچھ نہیں ہوتا- یہ سب کہانی اور, فلموں ڈراموں میں اچھا لگتا ہے "—

عمران اس بات کو ماننے کے بلکل بھی تیار نہیں تھا کی ڈائن حقیقت میں ہوتی ہیں—

"کیوں نہ ہم اس بات کا پتا لگانے سحر آباد جائیں؟" آیان نے کہا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"پاگل ہو گیا ہو کیا؟ میرے دادا پر دادا اسی گاؤں سے تھے۔ اگر میں بھول کر بھی اس گاؤں کا نام لے لینا گھر والوں کے سامنے کل سے میرا گھر سے باہر نکلنا بھی بند کر دیں گے یہ لوگ۔۔
"

طاہر نے کہا کیوں کی طاہر کے دادا اسی گاؤں کے رہنے والے تھے۔

"ان کو کون بتائے گا؟ ویسے بھی ہر سال چھوٹیاں منانے ہم لوگ نیو یورک، امریکہ جاتے تو ہیں۔۔اس بار گاؤں ہی چلے کیوں؟"ہاروں نے اپنی بات رکھی

"ہاں نہ بول دیں گے کی ہم نور کے گاؤں جا رہے اس بار گھوم نے!" عالیہ نے بھی کہا وہ بھی کہا پھیچے ہٹنے والی تھی

"چلو ٹھیک ہے طے رہا! ہم ڈائن اصل میں ہوتی ہے یہ نہیں اس کا پتا لگانے 'سحر آباد' گاؤں جا رہے ہیں "!

عمران نے فصلیہ کن لہجہ میں کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلایا -

"ٹھیک صبح چھے بجے سب لوگوں میرے گھر میں جمع ہوں گ ئے, اور یہی سے ہم نکلے گ ئے—"نور نے کہا سب "اوکے "بول کر نکلتے چلے گ ئے تھے

یہ لوگ جا تو رہے تھے ڈائن کا پتا لگانے, مگر ان لوگوں یہ پتا نہیں تھا وہ لوگ وہاں جا کر کونسی مصبیت اپنی اوپر مول لینے والے تھے 🙂 -

جاری ہے

Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842